اِسلام اور سامانِ تعیّش

از: جناب سید جلال الدین صاحب عمری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۲)

(سلسلہ کے لیے ملاحظہ کیجئے برھان ماہ اگست ۱۹۶۸ء)

مردوں کے لیے ریشم کا استعمال منع ہے۔

جس طرح اسلام نے مردوں کو سونے چاندی کے استعمال سے منع کیا ہے اسی طرح ریشم کے استعمال سے بھی منع کیا ہے۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من لبس الحریر فی الدنیا فلن یلبسہ فی الاٰخرۃ۔[1] — جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں ہرگز ریشم نہیں پہنے گا۔

حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الاٰخرۃ۔[2] — دنیا میں ریشم وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

یہ اور اس طرح کی بعض دوسری حدیثوں میں ریشم کے استعمال پر بڑی وعید سنائی گئی ہے اور اسے جنت کی نعمتوں سے محرومی کا سبب بتایا گیا ہے اس لیے اس کی حرمت ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ امام شوکانیؒ فرماتے ہیں:۔

اذا لم تفد ھذہ الادلۃ التحریم فما فی الدنیا محرم۔[3] — اگر ان دلائل سے بھی حرمت ثابت نہ ہو تو پھر دنیا میں کوئی چیز حرام نہ ہوگی۔

---

[1] بخاری کتاب اللباس، باب لبس الحریر للرجال وما یجوز منہ۔ مسلم کتاب اللباس والزینۃ۔
[2] حوالہ سابق۔ [3] نیل الاوطار ۲/۳،

اس سلسلہ میں ایک رائے یہ بھی رہی ہے کہ ان وعیدوں کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو فخر مباہات کے لیے ریشم پہنتے ہیں۔ اگر یہ جذبہ نہو تو اس کا استعمال عورتیں بھی کرسکتی ہیں اور مرد بھی سب کے لیے وہ مباح ہے۔ [1]

لیکن یہ رائے اس لیے صحیح نہیں ہے کہ احادیث میں ریشم کے استعمال سے مطلق منع کیا گیا ہے۔ اس میں اس طرح کی کوئی قید نہیں ہے۔

عورتیں ریشم پہن سکتی ہیں اس کے برخلاف حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی رائے یہ تھی کہ ریشم کا استعمال مردوں ہی کے لیے نہیں بلکہ عورتوں کے لیے بھی جائز نہیں ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔ اپنی عورتوں کو ہرگز ریشم نہ پہناؤ اس لیے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سُنا ہے کہ جو شخص دنیا میں اسے پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن پائیگا [2]

یہی رائے صحابہ میں حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابو موسیٰؓ کی اور تابعین میں حضرت حسن بصریؒ اور ابن سیرینؒ کی بیان کی جاتی ہے۔ [3]

لیکن یہ رائے بھی صحیح نہیں ہے اس لیے کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ ریشم کی حرمت صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں ہے۔ شریعت نے ان کو سونے کے ساتھ ریشم کے استعمال کی بھی اجازت دی ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

حرم لباس الحریر والذھب علی ذکور امتی واحل لاناثھم [4] — ریشم کا لباس اور سونے کا استعمال میری امت کے مردوں پر حرام کر دیا گیا ہے البتہ ان کی عورتوں کیلئے حلال ہے

---

[1] فتح الباری ۱۰/۲۲۹ [2] مسلم، کتاب اللباس والزینۃ [3] اس رائے کے کمزور ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جن بزرگوں کی طرف یہ منسوب کی گئی ہے ان میں حضرت علیؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بھی ہیں جن سے صریح روایتیں موجود ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے لیے ریشم کو حرام اور عورتوں کے لیے حلال ٹھہرایا ہے۔ [4] ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الحریر والذھب للرجال۔

یہی روایت ان الفاظ کے ساتھ بھی آئی ہے:۔

أُحِلَّ الذهب والحرير للاناث من امتي وحرم على ذكورها [1] — سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور اس کے مردوں کے لیے حرام کئے گئے ہیں

حضرت علیؓ کی روایت ہے:۔

ان النبي صلی الله علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ في یمینہ واخذ ذھبا فجعلہ في شمالہ ثم قال ان ھذین حرام علی ذکور امتي [2] — نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم لیا اور اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا۔ سونا لیا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا پھر فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام کردی گئی ہیں (اور عورتوں کے لیے حلال ہیں)

قاضی عیاض کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور ان کے ہم خیال لوگوں کے بعد اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ ریشم مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے حلال ہے۔ [3]

امام نووی فرماتے ہیں عبداللہ بن زبیرؓ کے بعد اس پر اجماع ہے کہ ریشم عورتوں کے لیے مباح ہے۔ جس حدیث سے انھوں نے استدلال کیا ہے۔ ایک تو اس میں خطاب مردوں سے ہے۔ دوسرے یہ کہ امام مسلم (اور دوسرے محدثین) نے جو صحیح حدیثیں روایت کی ہیں ان میں صراحت ہے کہ ریشم عورتوں کے لیے جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور اسامہؓ سے فرمایا تھا کہ وہ ریشم عورتوں کو پہنائیں۔ تیسرے یہ کہ بہت ہی مشہور حدیث (جو ابھی گزر چکی) اس کے خلاف موجود ہے وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا اور ریشم میری امت کے مردوں پر حرام ہے عورتوں کے لیے حلال ہے۔ [4]

ایک اور موقع پر اس کی فقہی حیثیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ شوافع اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ کسی بھی قسم کے ریشم کا لباس پہننا مردوں کے لیے حرام ہے البتہ عورتیں ہر طرح کا ریشم کا کپڑا

---

[1] نسائی، کتاب الزینۃ، باب تحریم الذھب للرجال [2] ابوداؤد، کتاب اللباس، باب الحریر للنساء، نسائی کتاب الزینۃ، باب تحریم الذھب للرجال۔ [3] فتح الملہم ۱/۲۳۹ [4] نووی شرح مسلم ۱۴/۳۲-۳۵

پہن سکتی ہیں۔[1]

فقہ حنفی میں کہا گیا ہے:۔

لا یحل للرجال لبس الحریر ویحل للنساء[2] مردوں کے لیے ریشم کا پہننا حلال نہیں ہے عورتوں کے لیے حلال ہے

اسی طرح اب یہ فقہ اسلامی کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مردوں کے لیے ریشم کا لباس جائز نہیں ہے۔ عورتیں پہن سکتی ہیں۔

ضرورت کے وقت مرد بھی ریشم استعمال کرسکتے ہیں

وقت ضرورت ریشم کا کپڑا استعمال کرنے کی مردوں کو بھی اجازت ہے حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رض اور حضرت زبیر رض کو خارش یا اور کوئی تکلیف ہوگئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ریشم کی قمیص استعمال کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ یہ خارش غالباً جوؤں کی وجہ سے تھی۔ اس لیے کہ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک جنگ کے دوران ان کے جسم میں جوئیں ہوگئی تھیں اس لیے آپ نے ان کو ریشم کا کپڑا پہننے کی اجازت دی۔[3]

امام نووی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صراحتاً ان لوگوں کے حق میں جاتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ خارش میں ریشم کے کپڑے پہنے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح کسی کے جوئیں پڑجائیں یا اسی قسم کی اور کوئی تکلیف ہو تو ریشم کا استعمال کرسکتا ہے۔ یہی امام شافعی اور ان کے ہم خیال لوگوں کا مسلک ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رض اور حضرت زبیر رض کو ریشم کا لباس پہننے کی اجازت ایک سفر میں دی گئی تھی اس لیے بعض شوافع نے اس اجازت کو سفر کے ساتھ مخصوص مانا ہے لیکن شوافع کی اکثریت نے قطعیت کے ساتھ کہا ہے کہ خارش وغیرہ کے لیے ریشم کا استعمال سفر اور حضر دونوں حالتوں میں جائز ہے۔[4]

حنابلہ کا بھی راجح مسلک یہی ہے۔ ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں۔ خارش یا جوؤں یا کسی ایسی بیماری میں جس میں ریشم کا کپڑا پہننے سے آرام ملتا ہو وہ پہنا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اس بارے

---

[1] شرح مسلم ۱۴/۳۲ [2] ہدایہ، کتاب الکراہیہ ۴/۴۵۳ [3] بخاری، کتاب اللباس باب مایرخص للرجال من الحکۃ۔ مسلم، کتاب اللباس والزینۃ۔ [4] شرح مسلم ۱۴/۵۳۔

میں دو رائیں ہیں ایک رائے یہ ہے کہ اس صورت میں اس کا استعمال جائز ہے۔ اس کی دلیل حضرت انسؓ کی روایت ہے۔ اس روایت میں جن صورتوں میں ریشم کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے ان پر دوسری صورتوں کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ ریشم چونکہ حرام ہے اس لیے حالت مرض میں بھی اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت زبیرؓ کو ہوسکتا ہے آپؐ نے خاص طور پر اجازت دی ہو۔ اور یہ اجازت دوسروں کے لیے نہ ہو۔ امام مالک کا یہی مسلک ہے۔ لیکن پہلی رائے ہی صحیح ہے اس لیے کہ حدیث کو مخصوص ماننے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

مزید فرماتے ہیں (سامان جنگ جیسے) خود اور زرہ وغیرہ کے اندر ریشم کے کپڑے کا استعمال ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک جنگی ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر زرہ پر سونا چڑھایا گیا ہو اور اس کے پہننے کے سوا کوئی دوسرا چارۂ کار نہ ہو تو یہ بھی جائز ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ بغیر کسی مجبوری کے بھی اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ سونے کے استعمال سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے فخر و مباہات کا اظہار ہوتا ہے اور جنگ میں فخر کا اظہار غلط نہیں ہے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ بے ضرورت اس کا استعمال صحیح نہیں ہے۔ امام احمد بظاہر جنگ میں اس کے مطلق استعمال کو جائز سمجھتے ہیں۔ ان سے جنگ میں ریشم کا کپڑا پہننے کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا مجھے امید ہے اس سے کوئی گناہ نہ ہوگا۔ عروہ بن زبیرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کے پاس ریشم کی قبا تھی اسے وہ جنگ میں پہنتے تھے[۱]

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص ریشم پہننے سے مطلقاً منع فرمایا ہے اس لیے جنگ میں بھی اس کا پہننا مکروہ ہے۔ ایک ناجائز چیز کسی مجبوری کے تحت جائز ہوسکتی ہے۔ یہاں کوئی مجبوری نہیں ہے۔ شریعت نے مخلوط ریشم پہننے کی اجازت دی ہے۔ یہ دشمن کے مقابلہ میں بھی کارآمد ہے۔ جنگ میں اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بالفاظ دیگر جب ایک

---

[۱] ابن قدامہ: المغنی ۱/۶۲۷

جائز چیز سے جنگی ضرورت پوری ہو سکتی ہے تو نا جائز کا اختیار کرنا صحیح نہیں ہے۔

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جنگ میں خالص ریشم پہنا جاسکتا ہے اس لیے کہ امام شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں ریشم کے استعمال کی اجازت دی ہے۔ اس کے علاوہ یہ ایک جنگی ضرورت بھی ہے۔ خالص ریشم پر تلوار کا اثر کم ہوتا ہے اور دشمن پر اس کا رعب بھی پڑتا ہے۔[۲]

جنگ کے علاوہ اور ضرورتوں کے لیے بھی فقہ حنفی کی رو سے ریشم کے استعمال کی گنجائش ہے۔ چنانچہ تتارخانیہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت زبیرؓ کے واقعہ سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ کھجلی اور خارش ہو یا پشمین کپڑے کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہ ہو تو اس کے پہننے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح آنکھ میں تکلیف ہو اور ریشم کا کپڑا ڈالے رہنے سے آرام ملتا ہو تو وہ ڈالا جاسکتا ہے۔ غرض یہ کہ ضرورتاً ریشم کا کپڑا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[۳]

حضرت انسؓ کی روایت سے طبری نے یہ استدلال کیا ہے کہ ریشم کا کپڑا پہننے سے بیماری میں کمی محسوس ہوتی ہو تو اس کا پہننا جائز ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں یہی حکم اس وقت بھی ہونا چاہئے جب کہ سردی یا گرمی کی تکلیف سے بچنے کے لیے ریشم کے سوا اور کوئی چیز نہ ہو۔[۴]

امام شوکانی کہتے ہیں حضرت انسؓ کی روایت میں خارش اور کھجلی کے لیے ریشم کے استعمال کی اجازت ہے۔ ان پر دوسری ضرورتوں کو قیاس کیا جائے گا۔[۵]

---

[۱] لیکن اس حدیث کو علامہ جمال الدین زیلعی نے "غریب" (کم زور) کہا ہے۔ اس مضمون کی ایک اور روایت حکیم بن عمیر سے آتی ہے۔ اس کے کئی راوی کم زور ہیں۔ ابن سعد نے حضرت حسن بصریؒ سے روایت کی ہے کہ مسلمان جنگ میں ریشم پہنتے تھے۔ نصب الرایہ لاحادیث الهدایہ ۲۲۶/۴ [۲] ہدایہ کتاب الکراہیہ ۴۵۴/۴۔

[۳] تکملہ بحر الرائق ۱۹۰/۸۔ رد المحتار علی الدر المختار ۳۱۱/۵ [۴] فتح الباری ۲۴۹/۱۰ ۔ ۔

[۵] نیل الاوطار ۸۱/۲ ۔ ۔

اس طرح فقہ میں ان چند ضرورتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں ریشم استعمال ہو سکتا ہے اس کے ساتھ یہ بھی صراحت کر دی گئی ہے کہ ان کے علاوہ دوسری ضرورتوں میں بھی اس کا استعمال ناجائز نہیں ہے

زینت کے لیے تھوڑے سے ریشم کا استعمال جائز ہے

ریشم کا لباس مردوں کے لیے حرام ہے لیکن زیب و زینت کی خاطر اس کے تھوڑے سے استعمال کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ حضرت عمرؓ عتبہ بن فرقد کو اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں :-

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نھی عن الحریر الا ھکذا واشار باصبعیہ التی تلیان الابھام قال فی ما علمنا یعنی الاعلام [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے استعمال سے منع فرمایا الا یہ کہ وہ اس مقدار میں ہو۔ (اسے واضح کرنے کے لیے) آپ نے انگوٹھے سے ملی ہوئی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا راوی کا بیان ہے کہ جہاں تک ہماری معلومات ہیں اس سے ریشم کے نقش و نگار مراد ہیں۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر دکھائیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد کے لباس کے چاروں طرف دو انگلیوں کے برابر چوڑائی میں ریشم کے گل بوٹے اور نقش و نگار کاڑے جا سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ چار انگلیوں کی چوڑائی کے برابر ریشم استعمال ہو سکتا ہے۔ چنانچہ انھوں نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا :-

نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلاث او اربع [2]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے منع فرمایا الا یہ کہ وہ دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار میں ہو۔

ہو سکتا ہے شروع میں ریشم کے تھوڑے سے استعمال کی اجازت رہی ہو اور بعد میں زیادہ ہو گئی ہو۔ یہ ایک انداز سے بیان بھی ہو سکتا ہے کہ دو یا چار انگلیوں کے برابر ریشم کا استعمال جائز ہے ریشم کی گوٹ لگا ہوا لباس خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن فرمایا ہے حضرت اسماءؓ

---

[1] بخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحریر للرجال وقدر ما یجوز منہ۔ مسلم، کتاب اللباس والزینۃ۔

[2] مسلم، کتاب اللباس والزینۃ۔

کے غلام عبداللہ روایت کرتے ہیں:-

اخرجت (اسماء) الی جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ لها لبنۃ دیباج وفرجیها مکفوفین بالدیباج فقالت هذه کانت عند عائشۃ حتی قبضت فلما قبضت قبضتها وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبسها فنحن نغسلها للمرضیٰ یستشفیٰ بها ؎۱

حضرت اسماءؓ ایک جبہ نکال کر لائیں اور مجھے دکھایا جو خسروی چادر کا تھا۔ اس کے گریبان میں ریشم کی گوٹ تھی اس کے (آگے پیچھے کے) دونوں چاک میں ریشم کی پٹی تھی انھوں نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہؓ کے پاس تھا جب ان کا انتقال ہوا تو میں نے اسے لے لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنتے تھے ہم اسے مریضوں (کو پلانے یا نہلانے) کے لیے دھوتے ہیں شفا کی امید میں۔

اس میں اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ قمیص کے چاک اور گریبان میں ریشم کا استعمال ہو سکتا ہے۔ ؎۲

امام نوویؒ فرماتے ہیں جمہور کے نزدیک لباس میں ریشم کی گوٹ لگائی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس کی چوڑائی چار انگلیوں کی چوڑائی سے زیادہ نہ ہو۔ امام مالکؒ سے دو متضاد رائیں منقول ہیں۔ ایک یہ کہ ریشم کی گوٹ بالکل ناجائز ہے۔ دوسری یہ کہ گوٹ چار انگلیوں کے برابر ہو یا اس سے زیادہ دونوں صورتوں میں جائز ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں یہ دونوں رائیں صریح احادیث کے خلاف ہیں اس لیے قابل رد ہیں۔ ؎۳

ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔ کپڑے، جبہ، عمامہ اور اسی طرح کی چیزوں میں ریشم کے کنارے

؎۱ مسلم کتاب اللباس والزینۃ ؎۲ اتنی بات طے ہے کہ آپ کے جبہ میں جو پٹی لگی تھی وہ مخلوط ریشم کی نہیں۔ بلکہ خالص ریشم کی تھی اس لیے کہ دیباج خالص ریشم ہی کو کہا جاتا ہے۔ البتہ حضرت عمرؓ کی روایات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس گوٹ یا پٹی کی چوڑائی چار انگلیوں کی چوڑائی کے برابر تھی۔ لیکن حضرت اسماءؓ کی یہ حدیث مسند احمد میں بھی آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں، علیها لبنۃ شبر من دیباج یعنی جبہ کے گریبان میں ایک بالشت کی ریشم کی پٹی لگی تھی اس سے خیال ہوتا ہے کہ ریشم چوڑائی میں بالشت بھر بھی ہو سکتا ہے۔ الا یہ کہ یہ کہا جائے کہ اس کی چوڑائی نہیں بلکہ لمبائی بالشت بھر تھی۔ نیل الاوطار ۲/ ۷۹ — ۸۰ ؎۳ شرح مسلم ۱۴/ ۴۸ — ۴۹۔

اگر چار انگشت سے زیادہ نہ ہوں تو اس کا استعمال جائز ہے۔ یہی امام شافعی وغیرہ کا مسلک ہے[1]

فقہ حنبلی کا بھی یہی مسلک ہے۔ یعنی یہ کہ ریشم کے گل بوٹے کپڑے میں ہوں اور ان کی چوڑائی چار انگلیوں کی چوڑائی کے برابر یا اس سے کم ہو تو مردوں کے لیے اس کا استعمال جائز ہے۔ اسی طرح ریشم کے جوڑ پیوند، اس کی گوٹ، گلے کی پٹی وغیرہ کو بھی جائز کہا گیا ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ اس مقدار میں سونے کا کام بھی ہو سکتا ہے۔[2]

فقہ حنفی میں کہا گیا ہے کہ آستین کے کناروں، قمیص کے گلے، عبا کی پشت اور شانوں پر اتنی چوڑی ریشم کی گوٹ لگائی جا سکتی ہے۔ جتنی چوڑائی کہ چار انگلیوں کے ملانے سے ہوتی ہے۔ اتنی چوڑائی میں ریشم کے گل بوٹے بھی کاڑھے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح عمامہ کے طرہ میں بھی اس مقدار میں ریشم کا استعمال جائز ہے۔[3]

ریشم کے دوسرے استعمالات بھی ناجائز ہیں۔

ریشم کا لباس تو مردوں کے لیے حرام ہے۔ کیا لباس کے علاوہ ریشم کے دوسرے استعمالات بھی ممنوع ہیں؟ کیا ریشم کے پلنگ پوش چادریں، غلاف، تکیے، گدے، فرش اور قالین وغیرہ بھی ناجائز ہیں؟ بظاہر حدیث سے ان کے عدم جواز ہی کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے:-

نھانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر والدیباج وان نجلس علیہ[4]	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ریشم پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث کی بنیاد پر جمہور کا مسلک یہ ہے کہ ریشم کی کسی چیز پر بیٹھنا بھی ممنوع ہے

---

[1] شرح مسلم ۱۴/۳۲ [2] ابن قدامہ: المغنی ۱/۶۲۶ [3] حضرت عمرؓ نے اپنی چار انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تھا کہ اتنی چوڑائی میں ریشم کے استعمال کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے۔ فقہ حنفی میں اس کا اندازہ اوسط درجہ کی ایک بالشت سے کیا گیا ہے۔ یہ اندازہ بظاہر مبالغہ آمیز معلوم ہوتا ہے لیکن اس کی تائید مسند احمد کی روایت سے ہوتی ہے جس میں بلفظ ... کے الفاظ آئے ہیں۔ ملاحظہ ہو رد المحتار علی الدر المختار ۵/۲۰۸ [4] بخاری، کتاب اللباس، باب افتراش الحریر۔

حافظ ابن حجرؒ کے بقول یہ حدیث جمہور کی سب سے مضبوط دلیل ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ بعض شوافع اور مالکیہ میں سے ابن ماجشون کی رائے اس کے خلاف ہے۔ ان کے نزدیک ریشم کے کپڑے پر بیٹھنا جائز ہے۔ مذکورہ بالا حدیث کا اس نقطہ نظر سے ایک جواب یہ دیا گیا ہے کہ ریشمین لباس کی ممانعت تو بہت سی حدیثوں میں صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ لیکن ریشم پر بیٹھنے کی ممانعت صرف اسی ایک حدیث میں ملتی ہے۔[1] پھر یہ کہ ان الفاظ سے صریح طور پر حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے اس لیے کہ حضرت حذیفہؓ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ کسی چیز سے منع کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ لازماً حرام ہے۔ ناپسندیدہ اور مکروہ چیزوں سے بھی منع کیا جاسکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہی گئی ہے کہ اس حدیث میں ریشم کے پہننے اور بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص ریشم نہ پہنے اور بیٹھنے کے لیے اسے استعمال کرے تو سوال یہ ہے کہ کیا یہ بھی ناجائز ہوگا۔ اس معاملہ میں حدیث صریح نہیں ہے[2]

علاوہ ازیں ایک روایت میں ریشم کے گدّے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کا ذکر آتا ہے[3] حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ریشم کے تکیہ کا استعمال ثابت ہے[4]۔ اسی طرح حضرت انسؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ ایک ولیمہ میں پہونچے اور ریشم کا تکیہ استعمال کیا۔

لیکن ان سب باتوں سے ایک صریح حدیث کو رد کرنا آسان نہیں ہے۔ پھر یہ کہ اس سلسلہ میں صرف یہی ایک حدیث نہیں ہے بلکہ دوسری حدیثیں بھی اس کی تائید میں موجود ہیں۔ کسی صحابی سے اس کے خلاف عمل ثابت ہو تو اس کی کوئی مناسب توجیہ کی جاسکتی ہے۔ اس لیے جمہور ہی کا مسلک اس مسئلہ میں قوی معلوم ہوتا ہے۔ فقہاء احناف میں امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ بھی جمہور ہی کے ساتھ ہیں۔ فقہ حنفی کا فتویٰ بھی اسی کے مطابق ہے۔[5]

---

[1] خود حضرت ابوحذیفہؓ کی یہ روایت بخاری و مسلم میں متعدد مقامات پر آتی ہے لیکن صرف اسی ایک جگہ بخاری میں وان نجلس علیہا یعنی آپ نے ریشم پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا کے الفاظ آئے ہیں۔ فتح الباری ۱۰/۲۴۹

[2] فتح الباری - ۱۰/۲۲۶ [3] امام زیلعی فرماتے ہیں۔ یہ بہت ہی ضعیف روایت ہے۔ نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ ۴/۲۲۶ [4] نصب الرایہ ۴/۲۲۷ [5] ردالمحتار علی الدرالمختار ۵/۳۱۱ -